شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ

روزہ، تراویح، صدقہ وغیرہ کے مختصر مسائل کا مجموعہ

اَحکامِ رَمضَان

کچھ کتاب کے بارے میں

فضائلِ روزہ
روزہ توڑنے والی چیزیں
روزے میں میڈیکل کے مسائل

تراویح کے مسائل
روزہ میں 19 غلط فہمیاں
اعتکاف کے احکام

مُرَتِّب محمد مفیض عطاری

کتاب کا نام: "احکامِ رمضان"

مرتب: محمد مفیض عطاری

تصحیح و تصدیق: حضرت علامہ مولانا محمد عابد رضا المدنی

پروف ریڈینگ: احمد رضا رضا عطاری

تقریظ

حضرت علامہ مولانا مقبول احمد عطاری المدنی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم، الحمدللہ ہمارے درجہ ثالثہ کے لائق وفائق طالبِ علم محمد مفیض عطاری صاحب نے ابتدائی درجات کا طالبِ علم ہونے کے باوجود احکامِ رمضان کے نام سے ایک رسالہ مرتب کیا جس سے ان کے دینی خدمت اور علمِ فقہ سے محبت کا پتا چلتا ہے، اللہ تعالی ان کے اس جذبے کو سلامت رکھے اور علمِ دین پر استقامت عطا فرمائے۔

زیرِ نظر رسالہ پڑھنا شروع کیا تو حُسنِ ترتیب اور اہم مسائل کا چُناؤ ایسا تھا کہ ایک مجلس میں پورا پڑھ ڈالا۔

اس رسالہ میں ایسے احکام کو چُنا گیا ہے کہ ہر مسلمان کو تقریبا پورا رمضان ان مسائل کے سیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت پڑتی ہے اور مسائل کو سمجھنے میں یہ رسالہ اس لیے بھی مفید ہے کہ مسائل کو بڑے اختصار سے لکھا گیا ہے۔

اللہ تعالی قارئین کو اس رسالے سے پورا استفادہ کرنے اور مرتب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد مقبول احمد

2رمضان بمطابق،2020-04-26

تقریظ

حضرت علامہ مولانا عابد رضا عطاری المدنی

الحمدللہ عزوجل اس رسالہ بنام "احکام رمضان" کامیں نے مطالعہ کیا، یہ رسالہ عوام کے لیے بہت مفید ہے اس کی مدد سے عوام کو رمضان المبارک کے حوالے سے اہم معلومات اور رمضان المبارک میں پیش آنے والے جدید مسائل کے بارے میں معلومات باآسانی حاصل ہو گی، اللہ ہم سب پر رحم فرمائے اور محمد مفیض عطاری کو علم نافع عطا فرمائے۔ آمین عابد رضا المدنی

تقریظ

حضرت علامہ عمر قادری (امام و خطیب جامع مسجد حنفیہ)

الحمد اللہ میں اِس رسالے "احکام رمضان" کو پڑھ کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ بھی اُن علمِ دین کو فروغ دینے والے خوش نصیبوں میں شامل ہو گئے ہیں جو اپنے اپنے دور میں اُمّتِ محمدی ﷺ پر احسان کر گئے کیونکہ جو تحریری کام شریعت اور صحیح عقیدے کی بنیاد پر ہوتا ہے وہ نہ صرف لکھنے والے کے لیے بہتر ہوتا ہے بلکہ قیامت تک آنے والے ہر خاص و عام کے لیے سرمایہ آخرت بنتا ہے میں محمد عمر قادری دل کی گہرائیوں سے محمد مفیض عطاری کو اس پہلی تحریری کوشش پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا ہے اللہ عزوجل آپکو علم نافع سے نوازے۔ محمد عمر قادری

فضائل روزہ

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے(یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا ان پر فرض ہوا جو تم سے پہلے ہوئے، تا کہ تم گناہوں سے بچو

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں درّ مختار کے حوالے سے ہے

اس آیت میں فرمایا گیا" جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے "اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ بہت قدیم عبادت ہے۔ حضرت ادم علیہ السلام سے لے کر تمام شریعتوں میں روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں اگرچہ گزشتہ امتوں کے روزوں کے دن اور احکام ہم سے مختلف ہوتے تھے۔ یاد رہے کہ رمضان کے روزے 10 شعبان 2 ہجری میں فرض ہوئے۔(صراط الجنان ج،1، ص،290)

آگے فرماتے ہیں۔۔۔۔

اس آیت کے آخر میں بتایا گیا کہ روزے کا مقصد تقوی و پرہیز گاری کا حصول ہے، روزے میں چونکہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق ہوتی ہے جس سے ضبطِ نفس اور حرام سے بچنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے زریعے آدمی گناہوں سے رکتا ہے۔۔۔

قرآن پاک میں ہے۔۔۔

واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى○فان الجنة هى الماوى؛ترجمہ کنزالعرفان اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرااور نفس کو خواہش سے روکا۔ تو بیشک جنت ہی ٹھکانا ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اے جوانو تم میں سے جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے۔ کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطِع (کاٹنے والا) شہوت ہے ہے

(صحیح البخاری ج3، ص422)

روزے کے طبی فوائد

طبی لحاظ سے روزے کے بے شمار فوائد ہیں، ان میں سے 6 فوائد درج زیل ہیں

1)روزہ رکھنے سے معدے کی تکالیف اور اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظام ہضم بہتر ہو تا ہے۔

2)روزہ شوگر لیول، کولسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لا تا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔

3)روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے دل کو انتہائی فائدہ مند آرام پہنچتا ہے۔

4)روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہو تا ہے۔

5)روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی ہے اور اضافی چربی ختم ہوتی ہے۔

6)روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

(صراط الجنان ج1۔ص293)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمان فرماتے ہیں"ابھی چند سال ہوئے ماہِ رجب میں حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ تعالی علیہ خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اب کی رمضان میں مرض شدید ہو گا، روزہ، نہ چھوڑنا۔ ویسا ہی ہوا اور ہر چند طبیب

وغیرہ نے کہا(مگر) میں نے بحمد اللہ تعالیٰ روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی برکت نے بفضلہ تعالیٰ شفادی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے: "صوموا تصحوا" روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔

روزے کی فضیلت کے حوالے سے 3 احادیث ملاحظہ ہوں:

1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں "جب رمضان آتا ہے۔ آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔(صحیح البخاری۔ج1ص626)

2) حضرت بوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کا روزہ رکھے گا، اس اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے شبِ قدر کا قیام کرے گا، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے (صحیح البخاری ج۔1ص۔257)

3) ابنِ خزیمہ نے ابو مسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت تمنّا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو" (صحیح ابن خزیمہ ج۔3ص۔190)

فضائلِ رمضان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

﴿شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان﴾

ترجمہ کنزالایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ھدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں

تفسیر صراط الجنان میں مذکورہ آیت کے تحت ہے

اس آیت میں ماہ رمضان کی عظمت و فضیلت کا بیان ہے اور اس کی دو اہم ترین فضیلتیں ہیں، پہلی یہ کہ اس مہینے میں قرآن اترا اور دوسری یہ کہ روزوں کے لیے اس مہینے کا انتخاب ہوا۔ اس مہینے مین قرآن اترنے کے معانی یہ ہیں:

1) رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت کے بارے میں قرآن پاک نازل ہوا۔

2) قرآن کریم کے نازل ہونے کی ابتداء رمضان میں ہوئی

3) مکمل قرآن کریم رمضان المبارک کی شبِ قدر میں لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا،

یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حکمت کے مطابق جتنا جتنا اللہ کو منظور ہوا جبریل امین علیہ السلام لاتے رہے اور یہ نزول 23 سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔ (صراط الجنان ج۔1 س۔294)

رمضان وہ واحد مہینہ ہے کہ جس کا نام قرآن پاک میں آیا اور قرآن کریم سے نسبت کی وجہ سے ماہِ رمضان کو عظمت و شرافت ملی ۔اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت کو کسی عظمت و شرافت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ قیامت تک شرف والا ہے۔ اسی لیے جس دن اور گھڑی کو حضورِ پُر نور ﷺ کی ولادت اور معراج سے نسبت ہے وہ عظمت و شرافت والے ہو گئے، جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی روزِ جمعہ پیدائش پر جمعہ کا دن عظمت والا ہو گیا۔ (صراط الجنان ج۔1 ص۔295)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ رمضان المبارک کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔۔

1) رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر فرض کا ثواب 70 گنا ملتا ہے۔

2) بعض علماء فرماتے ہیں جو رمضان میں مر جاتا ہے اس سے سوالاتِ قبر بھی نہیں ہوتے۔

3) رمضان میں دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں، جنت آراستہ کی جاتی ہے، اس کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اس لیے ان دنوں میں نیکیوں میں زیادتی اور گناہوں میں کمی ہوتی ہے جو لوگ گناہ کرتے بھی ہیں وہ نفس امّارہ یا اپنے ساتھی شیطان (ہمزاد) کے بہکانے سے کرتے ہیں۔

4)رمضان کے کھانے پینے کا حساب نہیں ہو گا۔

5)رمضان شریف میں افطار و سحری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔اور یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصل نہیں۔

6)رمضان میں پانچ حروف ہیں ر،م،ض،ا،ن۔ر سے مراد رحمتِ الٰہی میم سے مراد محبتِ الٰہی ض سے مراد ضمانِ الٰہی الف سے مراد امانِ الٰہی ن سے مراد نورِ الٰہی۔اور رمضان میں پانچ عبادات خصوصی ہوتی ہیں۔روزہ،تراویح،تلاوتِ قرآن،اعتکاف،شبِ قدر میں عبادت۔توجو کوئی صدقِ دل سے یہ پانچ عبادات کرے وہ اُن پانچ انعاموں کا مستحق ہے۔(تفسیر نعیمی ج۔2ص۔208)

اَحکامِ روزہ

روزہ کسے کہتے ہیں؟

روزہ عرفِ شرع(شریعت)میں مسلمان کا بہ نیتِ عبادت(عبادت کی نیت کے ساتھ)صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک اپنے کو قصداً(جان بوجھ کر)کھانے،پینے،جماع سے باز رکھنا(روکے رکھنا)۔(اور عورت کے لیے)عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔(الفتاوی الھندیہ۔ج۔1ص۔194)

روزہ کس پر فرض ہے؟

توحید و رسالت کا اقرار کرنے اور تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مسلمان پر نماز فرض قرار دی گئی ہے اسی طرح رمضان شریف کے روزے بھی ہر مسلمان(مرد و عورت)عاقل،بالغ پر فرض ہیں۔(در مختار و ردالمحتار ج۔3ص۔383)

روزے کے درجات

روزے کے تین درجے ہیں۔ ایک عام لوگوں کا روزہ کہ یہی پیٹ اور شرمگاہ کو کھانے پینے جماع سے روکنا۔ دوسرا خواص کا روزہ (یعنی خاص لوگوں کا روزہ) کہ ان چیزوں کے علاوہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضاء کو گناہ سے باز رکھنا۔ تیسرا اخاص الخاص کا روزہ (یعنی خاصوں میں جو خاص ہیں جیسے اولیاء اللہ) کہ جمیع ماسوی اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے سواء کائنات کی ہر چیز) سے اپنے کو بلکل جدا کر کے صرف اسی (اللہ) کی طرف متوجہ رہنا۔ (بہار شریعت۔ ج۔1 حصہ 5 ص۔966)

نیت کرنے کے مسائل:

مسئلہ: ماہِ رمضان کے روزے کی نیت کا وقت صبح صادق سے ضحوہِ کبریٰ (زوال کا وقت) تک ہے اگر کسی نے اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہیں ہو گا۔ اور رات میں نیت تو ہو سکتی ہے مگر رات روزے کی نیت کا وقت نہیں ہے (از ملخص بہار شریعت ج 1، ص 967)

مسئلہ: ضحوہِ کبریٰ نیت کا وقت نہیں، بلکہ اس سے پیشتر (یعنی اس سے پہلے) نیت کا ہو جانا ضروری ہے، اور اگر خاص اُس وقت یعنی جس وقت آفتاب خط نصف النہار شرعی (یعنی بلکل بیچ میں) پہنچ گیا، (اور پھر) نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔ (بہار شریعت ج۔1 ص۔967)

مسئلہ: نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے کہنا شرط نہیں۔ یہاں بھی وہی مراد ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے۔۔۔

نَوَیتُ اَن اَصُومَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِن فَرضِ رَمَضَانَ هٰذَا

"یعنی میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل کے لیے اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا"

اور اگر دن میں نیت کرے تو یہ کہے۔۔۔۔

نَوَیتُ اَن اَصُومَ هٰذَا الیومَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِن فَرضِ رَمَضَانَ

"میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل کے لیے آج رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا"

اور اگر تبرک اور طلب توفیق کے لیے نیت کے الفاظ میں ان شاء اللہ تعالیٰ بھی ملا لیا تو حرج نہیں اور اگر پکا ارادہ نہ ہو مذبذب ہو (یعنی شک ہو) تو نیت نہیں ہو گی۔ (بہار شریعت ج۔1 ص۔968)

مسئلہ: دن میں نیت کرے تو ضروری ہے کہ یہ نیت کرے کہ میں صبح صادق سے روزے دار ہوں۔ اور اگر یہ نیت ہے کہ اب سے روزے دار ہوں صبح سے نہیں تو روزہ نہ ہوا (ایضا)

مسئلہ: یوں نیت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے یہ نیت صحیح نہیں، بحر حال وہ روزہ دار نہیں۔ (ایضا)

مسئلہ: رمضان کے دن میں نہ روزے کی نیت ہے نہ یہ کہ روزہ نہیں، اگرچہ معلوم ہے کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے تو روزہ نہ ہوا (ایضا)

مسئلہ: رات میں نیت کی پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نیت جاتی نہ رہی بلکہ وہی پہلی والی کافی ہے پھر سے نیت کرنا ضروری نہیں (بہار شریعت ج۔1 ص۔969)

مسئلہ: جس طرح نماز میں کلام کی نیت کی (یعنی بات کرنے کی نیت کی) مگر بات نہ کی تو نماز فاسد نہ ہو گی۔ یوں ہی روزہ میں توڑنے کی نیت سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، جب تک توڑنے والی چیز نہ کرے (ایضا)

مسئلہ: اگر رات مین روزے کی نیت کی پھر پکّا ارادہ کر لیا کہ روزہ نہیں رکھے گا تو وہ پہلے والی نیت جاتی رہی۔ اگر نئی نیت نہ کی اور دن بھر بھوکا پیاسا رہا اور جماع سے بچا تو روزہ نہ ہوا۔ (ایضا)

مسئلہ: سحری کھانا بھی نیت ہے، خواہ رمضان کے روزے کے لیے ہو یا کسی اور روزے کے لیے، مگر جب سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہیں رکھے گا تو یہ سحری نیت نہ ہو گی۔ (ایضا)

مسئلہ: رمضان کے ہر روزے کے لیے نئی نیت کی ضرورت ہے۔ پہلی یا کسی تاریخ میں پورے رمضان کے روزہ کی نیت کر لی تو یہ نیت صرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دنوں کے لئے نہیں۔ (ایضا)

اُن چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

مسئلہ: بھول کر کھایا پیا، یا جماع کیا روزہ فاسد نہیں ہو گا، چاہے وہ روزہ فرض ہو یا نفل اور، روزے کی نیت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں، مگر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہو جائے گا، بشرط یہ کہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال پائے گئے ہوں، مگر اس صورت میں کفارہ لازم نہیں (بلکہ صرف قضاء لازم ہے)۔ (بہار شریعت ج۔1 ص۔982)

مسئلہ: مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے غبار کسی بھی چیز کا ہو، اگرچہ روزہ دار ہونا یاد ہو تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا ہاں اگر جان بوجھ کر دھواں پہنچایا اور روزہ دار ہونا یاد بھی تھا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، یہاں تک کہ اگر کی بتی کی خوشبو سونگنے کے لیے منھ قریب کیا اور اس کا دھواں ناک سے کھینچا تو بھی روزہ جاتا رہے گا یوہیں حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر روزے دار جان بوجھ کر حقہ پئے تو کفارہ بھی لازم ہو گا۔ (ملخص ایضا)

مسئلہ: بیوی کا بوسہ لیا اور انزال نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضا)

مسئلہ: احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا، اگرچہ غیبت کبیرہ گناہ ہے۔ (بہار شریعت۔ج۔1 ص۔984)

مسئلہ: غسل کیا اور پانی کی ٹھنڈک اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (عالمگیری ج۔1۔ص۔203)

مسئلہ: کلی کی اور پانی بلکل پھینک دیا صرف کچھ تری باقی رہ گئی تھی، تھوک کے ساتھ اسے نگل لیا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ردالمختار ج۔3 ص۔420)

مسئلہ: کان میں پانی چلا گیا روزہ نہیں ٹوٹے گا (درمختار۔ج۔2۔ص۔422) البتہ کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو تو کان میں پانی ڈالنے سے حلق کے نیچے چلا جائے گا اور روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: دانت یا منہ میں معمولی سی چیز بے معلوم سی رہ گئی اور لعاب کے ساتھ اتر گئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا (ایضا)

مسئلہ: تل یا تل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حلق سے اتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب اس کا مزا حلق میں محسوس ہو تا تو روزہ ٹوٹ جاتا۔ (فتح القدیر۔ج2 ص259)

مسئلہ؛ تھوک یا بلغم منہ میں آیا پھر اسے نگل گیا تو روزہ نہ گیا۔(در مختار، ردالمحتارج۔3ص۔428)

مسئلہ: دانتوں سے خون نکلا اور حلق تک نہ پہنچا تو روزہ نہ گیا۔(ایضا)

مسئلہ: جنابت (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں صبح کی بلکہ اگرچہ سارا دن جُنب (بے غسل) رہا روزہ نہ گیا۔(ایضا)

مسئلہ: روزے کی حالت میں ہر قسم کا عطر سونگھ بھی سکتے ہیں اور لگا بھی سکتے ہیں (ردالمحتارج۔3ص۔404)

مسئلہ: روزے میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دنوں میں سنت ہے روزے میں بھی سنت ہے، چاہے مسواک خشک ہو یا تر ،زوال سے پہلے کریں یا کسی بھی وقت کوئی حرج نہیں۔(ایضا)

مسئلہ: بعض لوگ روزے میں بار بار تھوکتے رہتے ہیں شاید وہ یہ سمجھتے ہوں کہ روزے میں تھوک نہیں نگلنا چاہئے، ایسا نہیں ہے البتہ منہ میں تھوک اِکھٹا کر کے نگل جانا یہ تو روزے کے علاوہ بھی ناپسندیدہ ہے اور روزے میں مکروہ۔(بہار شریعت ج۔1 ص988)

روزہ توڑنے والی 13 چیزیں

1) کھانے پینے یا ہمبستری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔(بہار شریعت ج۔1ص۔985)

2) حقہ، سگار، سگریٹ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے اگرچہ اپنے خیال میں دھواں حلق تک نہ پہنچتا ہو۔(ایضا)

3) پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے اگرچہ بار بار اس کی پیک تھوکتے رہیں، کیونکہ حلق میں اس کے باریک اجزا ضرور پہنچتے ہیں۔(ایضا)

4) شکر وغیرہ یا ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں ان کو منہ میں رکھا اور تھوک نگل گئے روزہ جاتا رہان۔(ایضا)

5) دانتوں کے درمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اسے کھا گئے یا کم ہی تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھالی روزہ جاتا رہا۔(در مختار ج۔3ص۔402)

6)دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اور خون تھوک سے زیادہ، یا برابر، یا کم تھا مگر اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی حلق میں محسوس نہ ہوا روزہ نہ گیا۔(ایضا)

7)روزے کی حالت میں ناک سے دوائی چڑھائی روزہ جاتا رہا۔(عالمگیری ج۔1 ص۔204)

8)کلی کر رہے تھے بغیر ارادے کے پانی حلق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ تک چڑھ گیا تو روزہ جاتا رہا۔ مگر جب روزہ دار ہونا بھول گیا تھا تو روزہ نہ ٹوٹا۔(ایضا)

9)سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھا لیا یا منہ کھلا تھا پانی کا قطرہ یا بارش اولا حلق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔(جوہرہ ج۔1 ص178)

10)دوسرے کا تھوک نگل لیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ میں لے کر نگل لیا روزہ جاتا رہا۔(عالمگیری ج1 ص203)

11)منہ میں رنگین ڈور رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نگل لیا روزہ جاتا رہا۔(ایضا)

12)آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل لیا اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور اگر زیادہ ہے کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا اور پسینے کا بھی یہی حکم ہے۔(ایضا)

13)روزے میں قے (یعنی اُلٹی) کا حکم

روزے میں خود بخود کتنی ہی قے ہو جائے چاہے بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اگر روزہ یاد ہونے کے باوجود جان بوجھ کر قے کی اور وہ منہ بھر ہے تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جان بوجھ کر کرنے والی قے سے اس وقت روزہ ٹوٹے گا کہ قے میں کھانا یا کڑوا پانی یا خون آئے، اگر قے میں صرف بلغم نکلا تو روزہ نہ گیا۔

جان بوجھ کر تے قے کی مگر وہ منہ بھر نہیں ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ منہ بھر سے کم ہوئی اور منہ سے ہی دوبارہ لوٹ گئی، یا خود ہی لوٹا دی ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(عالمگیری، در مختار،)

منہ بھر قے کی تعریف:

منہ بھر قے کے معنی یہ ہیں **"اسے بلا تکلف نہ روکا جاسکے"**۔(عالمگیری ج1ص450)

روزے میں میڈیکل کے مسائل

☆انجیکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ڈرپ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆زخم ہو جانے یا پٹی بینڈ یج چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

☆خون نکلوانے سے روزہ نہین ٹوٹتا۔

☆اِنسولین کا انجیکشن عام طور پر گوشت میں لگتا ہے اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا

☆آکسیجن لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا

☆آنکھ میں دواڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆انہیلر لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا

اَحکامِ تراویح

(تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت موکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں ۔(در مختار ج2 ص 592

اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے مداومت (پابندی) فرمائی اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ؛ کہ میری سنت اور سنت خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو (جامع ترمذی ج4 ص308) اور خود حضور ﷺ نے بھی تراویح پڑھی اور اسے پسند فرمایا۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں " جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لیے ، اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے" ۔(صحیح مسلم ص 382) یعنی صغیرہ گناہ۔ پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہوجائے ترک فرمائی پھر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ رمضان میں ایک رات کو مسجد میں تشریف لے گئےاور لوگوں کو الگ الگ نماز پڑھتے پایا کوئی تنہا پڑھ رہاہے کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں : فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کردوں تو بہتر ہو ، سب کو ایک امام اُبی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ اِکھٹا کر دیا پھر دوسرے دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا **نعمتِ البِدعَۃُ ھٰذِہٖ** یہ اچھی بدعت ہے۔رواہ اصحاب السنن

جمہور کا مذھب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ لوگ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے،اور عثمان و علی رضی اللہ تعالی عنہما کے عہد میں بھی یوں ہی تھااور مؤطا میں یزید بن رومان سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں لوگ رمضان میں 23 رکعتیں پڑھتے بیہقی نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں اور مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے نیز اس کے بیس رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض وواجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کُل فرائض وواجب کی ہر روز بیس رکعتیں ہیں لہذا یہ مناسب ہے کہ یہ بھی بیس ہوں کہ مکمَل و مکمِل برابر ہوں۔(از ملخص بہار شریعت۔ج1ص689)

☆اس کا وقت عشاء کے فرض کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد میں بھی۔(ایضا)

☆اگر تراویح فوت ہو جائے تو اس کی قضاء نہیں اور اگر قضاء تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں۔(ایضا)

☆تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے، یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائے گی، مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔(ایضا)

☆احتیاط یہ ہے کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔(ایضا)

☆تراویح میں ایک بار قرآن کریم ختم کرنا **سنت مؤکدہ** ہے۔

☆ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں۔(ایضا)

☆اگر عشاء جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے اور اگر عشاء تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح باجماعت تو وتر تنہا پڑھے۔(ایضا)

اَحکامِ اعتکاف

اعتکاف کے حوالے سے دو احادیث ملاحظہ فرمائیں

☆ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے ۔(صحیح مسلم ص597)

☆حضرت ابن عباس رجی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اُسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کی۔(سنن ابن ماجہ ج2 ص365)

(☆)مسجد میں اللہ عزوجل کے لیے نیت کے ساتھ ٹھرنا اعتکاف ہے۔اور اس کے لیے مسلمان عاقل جنابت حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے بُلوغ شرط نہیں بلکہ نابالغ جو تمییز رکھتا ہے اگر بہ نیت اعتکاف مسجد میں ٹھرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے آزاد ہونا بھی شرط نہیں لہذا غلام بھی اعتکاف کر سکتا ہے مگر اسے مولی سے اجازت لینی ہو گی اور مولی کو بحر حال منع کرنے کا حق حاصل ہے۔(عالمگیری

(☆)اعتکاف کی تین قسمیں ہیں

1)واجب کہ اعتکاف کی منت مانی یعنی زبان سے کہا محض دل میں ارادے سے واجب نہ ہو گا۔

2)سنت مؤکدہ کہ رمضان کے پورے عشرہ آخرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے۔

3)ان دو کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب و سنت غیر مؤکدہ ہے۔(از ملخص بہار شریعت)

(☆)اعتکاف سنت یعنی رمضان شریف کی پچھلی دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے،اس میں روزہ شرط ہے لہذا اگر کسی مریض یا مسافر نے اعتکاف تو کیا مگر روزہ نہ رکھا تو سنت ادا نہ ہوئی بلکہ نفل ہوا۔(ردالمحتار ج3ص496)

(☆)اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے اگر نکلا تو اعتکاف جاتا رہا اگرچہ بھول کر نکلا ہو یوں ہی اعتکاف سنت بھی بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہتا ہے یوں ہی عورت نے مسجد بیت میں اعتکاف واجب یا مسنون کیا تو بغیر عذر وہاں سے نہیں نکل سکتی اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر میں رہی اعتکاف جاتا رہا۔(ردالمحتار ج3ص501)

(☆)معتکف نے دن میں بھول کر کھالیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا،گالی گلوچ یا جھگڑا کرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا مگر بے نور و بے برکت ہو جاتا ہے(بہار شریعت ج1ص1026)

(☆)معتکف نے حرام مال یا نشے کی چیز رات میں کھائی تو اعتکاف فاسد نہ ہوا مگر اس حرام کا گناہ ہوا توبہ کرے(ایضا)

(☆)معتکف مسجد میں کھائے پیئے سوئے ان امور لے لیے مسجد سے باہر جائے گا تو اعتکاف جاتا رہا مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو(ایضا)

(☆)معتکف کے سواء اور کسی کو مسجد میں کھانے پینے کی مسجد میں اجازت نہیں اور اگر یہ کام کرنا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذکر الٰہی کرے پھر یہ کام کر سکتا ہے (ایضا)

(☆)معتکف نہ چپ رہے نہ کلام کرے بلکہ یہ کرے کہ قرآن مجید کی تلاوت حدیث شریف کی قرائت اور درود شریف کی کثرت علم دین کا درس و تدریس نبی ﷺ دیگر انبیاء علیہم السلام کے سِیَر و اذکار اور اولیا صالحین کی حکایت اور امور دین کی کتابت (ایضا)

اَحکامِ ذکوٰۃ

ذکوٰۃ کی متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو قوم ذکوٰۃ نہ دے اللہ عزوجل اس کو قحط میں مبتلاء فرمائے گا"

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے "ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور ذکوٰۃ دیں اور جو ذکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں (بہار شریعت ج1 ص 872)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "ذکوۃ اسلام کا پل ہے"

حضور ﷺ کا فرمان ہے "تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی ذکوٰۃ ادا کرو" (ایضا)

ذکوٰۃ کیا ہے؟

زکاۃ شریعت میں اللہ عزوجل کے دئے ہوئے مال کے ایک حصہ جو شریعت نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام، اور اپنا نفع اس سے بلکل جدا کر لے۔ (تنویر الابصار ج3 ص 203)

(☆)زکاۃ فرض ہے اس کا منکر کافر ہے اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار مردود ہے الشھادۃ ہے (عالمگیری ج1 ص 170)

(☆)زکاۃ کے واجب ہونے کی چند شرطیں ہیں

1)مسلمان ہونا

2)عاقل

3)بالغ ہونا

4)آزاد ہونا

5)مال بقدر نصاب اس کی مِلک میں ہونا

6)پورے طور پر اس کا مالک ہو

7) نصاب کا دَین سے فارغ ہونا

8)نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہونا

9)مال نامی ہونا

زکاۃ کن لوگوں کو دی جائے؟

1)فقیر

2)مسکین

3)عامل

4)رقاب

5)غارم

6)فی سبیل اللہ

7)ابن سبیل

فقیر: وہ جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے، یا نصاب کی مقدار ہو تو لیکن اس کی حاجت اصلیہ میں شامل ہو۔ جیسے رہنے کے لیے مکان کپڑے وغیرہ

مسکین: وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو، یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اسے سوال حلال ہے۔

عامل وہ ہے جس کو بادشاہ اسلام نے زکاۃ و عشر وصول کرنے لے لیے مقرر کیا ہو۔

رقاب سے مراد مکاتب (جس نے اپنے آقا سے غلامی سے رہائی کے لیے کچھ رقم مقرر کی ہو) غلام کو دینا کہ اس مالز کاۃ سے بدل کتابت ادا کرے اور غلامی سے اپنی گردن رہا کرے۔

غارم: سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔

فی سبیل اللہ: سے مراد راہ خدا میں خرچ کرنا ہے۔

ابن سبیل: سے مراد مسافر کہ جس کے پاس مال نہ رہا وہ زکاۃ لے سکتا ہے۔

صدقہ فطر کے مسائل

صدقہ فطر واجب ہے، عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب کرے، ادا نہ کرنے سے ساقط نہیں ہو گا، نہ ہی بعد میں ادا کرنا قضا ہو گا بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون عید کی نماز سے پہلے دینا ہے۔ (در مختار ج3 ص362)

عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے لہذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے مر گیا، یا مالدار تھا فقیر ہو گیا، یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر مالدار ہو گیا تو واجب نہ ہوا اور اگر صبح طلوع ہونے کے بعد مرا یا صبح طلوع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہو یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر مالدار ہو گیا تو واجب ہو جائے گا (عالمگیری ص196)

صدقہ فطر بھی انہی لوگوں کو دیا جا سکتا ہے جنہیں زکاۃ دی جا سکتی ہے، سوائے عامل کے کہ اس کے لیے زکاۃ ہے فطرہ نہیں

تمت بالخیر

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس مختصر سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے لیے میرے اساتذہ اور والدین اور پیر و مرشد امیر اہلسنت کے لیے ثواب جاریہ بنائے۔۔ آمین